

پولیس عوام کو اپنا اتحادی بنا سکتی ہے

کلپنا چترنجن

کے ساتھ تعلقات کشیدہ ہو سکتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ مسائل ایسے ہی ہیں۔ زندگی اور جانناؤ کے تحفظ، مجرمانہ اعمال کی روک تھام اور تحقیق و تفتیش اور قواعد و ضوابط کے نفاذ جیسی بنیادی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے علاوہ قانون نافذ کرنے والوں کے بس میں یہ بات ہے کہ وہ بھی دیکھیں کہ جن لوگوں کی وہ خدمت کرتے ہیں، اس لائق ہیں کہ وہ ان پر اعتماد بھی کریں۔ پولیس کو چاہیے کہ وہ عوام کو اپنا دوست اور اتحادی بنائے، اس طرح عوام پولیس کے حمایتی بن جاتے ہیں۔ نیلے کہتے ہیں ”امریکہ میں عوام پولیس کے بہت زیادہ مددگار ہیں اور ان مقدمات میں جو ان کے خلاف پیش کیے جاتے ہیں عدالتیں اکثر پولیس کی حمایت کرتی ہیں۔“ نیلے کی وسیع تحقیق ہندوستان میں پولیس کے طریقہ کار، پولیس تنظیموں کے ارتقاء، تنظیمی اصلاحات اور جواب دہی پر مرکوز ہے۔ چینی کی یونیورسٹی آف مدراس میں ’پولیس گورننس (دہشت گردی کی نگرانی) کے موضوع پر جنس وی آر کرشنا پراڈگاری خطبہ دیتے ہوئے نیلے نے کہا کہ دنیا کے زیادہ تر ممالک کا طریقہ یہ ہے کہ

اسمال کلڈیز کورٹ، بنگلور کی جج جی بی ایس اندراکلا (بائیں سے پیش منظر میں) کرنٹنگ ہائی کورٹ میں جج جسٹس منجولا جیلور اور ڈیوڈ بیلے کرنٹنگ جیوڈیشیل اکیڈمی، بنگلور میں۔

ڈیوڈ بیلے، تمل ناڈو پولیس اکیڈمی، چنئی میں قانون نافذ کرنے والے حکام سے تبادلاً خیال کرتے ہوئے۔

بیرن ملک دہشت گردی کے انسداد کے لیے پولیس سے الگ مخصوص مہارت والی ایجنسیاں ہوں جیسے کہ امریکہ میں سی آئی اے، ہندوستان میں ر اور اسرائیل میں انسٹی ٹیوٹ فار اعلیٰ جنس اینڈ اینٹیل آپریشن یا موساد۔ جمہوری ملکوں میں ممکنہ تشدد و بغاوت سے متعلق مقامی سراغ رسانی کے لیے بھی مخصوص مہارت والی ایجنسیاں موجود ہیں جیسے امریکہ میں ایف بی آئی (فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن)، ہندوستان میں سی بی آئی (سینٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن) اور اسرائیل کی شین بیت۔ بہر حال یہ سول پولیس کا ہی کام ہے کہ وہ جائزہ لے، تعلقات بڑھائے، مجرمانہ جرموں اور جرائم کی دنیا میں جو کہ اکثر دہشت گردانہ سرگرمیوں کی مدد کرتی ہے سراغ تلاش کرے۔

نیلے کہتے ہیں کہ انسداد دہشت گردی کے لیے تربیت یافتہ مخصوص مہارت رکھنے والی فورسز کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ مقامی معلومات کی فراہمی کے لیے مقامی پولیس پر انحصار کریں۔ ۲۰۰۳ میں امریکہ میں نام نہاد مشتہر کہ مراکز قائم کیے گئے تھے تاکہ وفاقی



حکومت کے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور ان کے ہم پلہ ریاستی اداروں کے درمیان کاؤنٹی اور شہری سطح پر ایجاباتی روابط کو بہتر بنایا جائے۔ نیلے کا مشاہدہ یہ ہے کہ امریکی پولیس کی طاقت اس کی چھٹی سطح اور ہندوستانی پولیس کی طاقت اس کے سینئر رینک کے افراد میں ہے۔ ان کا احساس ہے کہ چھٹی سطح پر موجود پولیس میں کانسٹیبل یا سب انسپکٹر مشورہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیلے کا مشورہ یہ ہے کہ یکساں مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے تقانوں یا اضلاع کے جوڑے بنائے جائیں۔ یعنی ایک ضلع ایک طریقہ کار پر گامزن ہو جب کہ دوسرا مختلف تدبیر اختیار کرے تب ان کے درمیان مقابلہ کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ کون سا طریقہ کار زیادہ موثر ہے۔ امریکہ اور ہندوستان دونوں مقامات پر نیلے اس بات کے خواہاں ہیں کہ پولیس فورسز کی تنظیم والی تنظیم نہیں۔ مثال کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ لاکھنؤ کے تجربے کے لیے تدریسی اسپتال قائم کیے جاتے ہیں جب کہ پولیس فورسز کے پاس تجربہ اور تحقیق کے لیے اس طرح کے اداروں کا فقدان ہے جن سے یہ معلوم کیا جاسکے کہ کیا چیز زیادہ موثر انداز میں کام کرتی ہے۔

تاہم انہوں نے پچھلے چھ ماہوں کے دوران ہندوستانی پولیسنگ میں تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ نیلے کہتے ہیں ”ہندوستان میں پولیسنگ زیادہ بہتر، زیادہ سوچ بچار کرنے والی اور تحقیق کی طرف مائل ہوئی ہے اور چیزوں کو زیادہ غیر روایتی انداز میں انجام دے رہی ہے۔“ مثال کے طور پر صرف خواتین پولیس پر مبنی تھانے۔ مزید برآں جرائم اور دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے زیادہ واضح طریقہ ہائے کار کو ترقی دی گئی ہے۔

نیلے کہتے ہیں انہیں مایوسی ہوتی ہے جب وہ سنتے ہیں کہ عوام پولیس سے اجنبیت رکھتے یا الگ تھلگ ہیں اور اسی طرح پولیس کی سیاست کاری مزید بدتر محسوس ہوتی ہے۔ بہر حال، وہ کہتے ہیں ”ہندوستان کی اصل طاقت اس کے سماج میں ہے جو اختلاف کو دباتا نہیں ہے اور جب تک ایسا ہے تب تک بہتری کی امید ہے۔“

کلپنا چترنجن، چنئی میں مقیم آزاد اسٹریٹیجک تجزیہ کار اور صحافی ہیں۔